رضوان اللہ

الحر بالحر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سوال: ایک آیت میں قصاص کا حکم دینے کے بعد فرمایا ہے: 'اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی'[1]۔ عام طور پر ان الفاظ کا جو ترجمہ کیا جاتا ہے، اس میں ایک طرح کا ابہام محسوس ہوتا ہے، یعنی ''آزاد کے بدلے میں آزاد، غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت۔'' سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کا حقیقی مدعا و مفہوم کیا ہے؟ اور ان کے ذریعے سے اُس زمانے کے عرب معاشرے کو کیا تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: ان الفاظ کے بارے میں پہلے تو یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ ان میں قاتل زیر بحث ہے، نہ کہ مقتول، یعنی 'اَلْحُرُ' سے مراد قاتل ہے اور 'بِالْحُرِّ' میں موجود 'اَلْحُر' سے مراد بھی قاتل ہے، اور اسی طرح کا معاملہ 'وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ' اور 'وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی' کا بھی ہے۔ 'اَلْحُر' سے مراد مقتول اس لیے نہیں ہو سکتا کہ یہ جملہ قصاص کے حکم کے بعد اور اس کی توضیح مزید کے طور پر آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ قصاص کی سزا قاتل پر نافذ ہوتی ہے، نہ کہ اس کے برخلاف مقتول پر کہ اس کا یہاں ذکر کیا جائے۔ اسی طرح دوسرے 'اَلْحُر' سے مراد بھی مقتول نہیں لیا جا سکتا کہ اس صورت میں یہ رتبے اور حیثیت میں برابری کرنے کا حکم بن جاتا ہے، یعنی مقتول اگر آزاد ہو تو اس کے بدلے میں آزاد ہی کو قتل کیا جائے، حالاں کہ قصاص سے مراد یہاں

۱۔ البقرہ ۲: ۱۷۸۔

رتبے اور حیثیت میں برابری نہیں، بلکہ سزا میں برابری ہے[۲]۔

اس توضیح کے بعد اب ان الفاظ کی تالیف بآسانی سمجھ لی جا سکتی ہے جو 'کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى' کے زیر اثر، بادی النظر میں یہ بنتی ہے: 'يُقتل الحر بقتل الحر'۔ اس میں 'قتل' کا لفظ مصدر رہے اور اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔ اور 'بِالْحُرِّ' پر آنے والی ''ب'' اصل میں عوض کی ہے اور اوپر مذکور 'قِصَاص' کے لفظی معنی کی وجہ سے متعین ہوئی ہے۔ یہی تالیف 'وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ' اور 'وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى' کے جملوں کی بھی ہے۔ چنانچہ ان سب کا لفظی ترجمہ اب یہ ہوتا ہے: ''آزاد نے قتل کیا ہو تو اس قتل کے بدلے میں اُسی آزاد کو قتل کیا جائے، غلام نے قتل کیا ہو تو اس قتل کے بدلے میں اُسی غلام کو قتل کیا جائے، اور عورت نے قتل کیا ہو تو اس قتل کے بدلے میں اُسی عورت کو قتل کیا جائے۔'' تراجم سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجمین کے سامنے بالعموم ان الفاظ کی یہی تالیف اور ان کا یہی مطلب رہا ہے۔ البتہ ان میں سے بعض حضرات نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ عربی زبان کے اسلوب کو اپنے ترجمہ میں بھی برقرار رکھیں اور بعض نے اس کے مفہوم کو واضح کرنا زیادہ ضروری سمجھا ہے۔ مثلاً صاحب ''البیان'' نے عربی اسلوب کو قائم رکھتے ہوئے یوں ترجمہ کیا ہے: '' قاتل آزاد ہو تو اس کے بدلے میں وہی آزاد، غلام ہو تو اس کے بدلے میں وہی غلام، عورت ہو تو اس کے بدلے میں وہی عورت۔'' لیکن صاحب ''تفہیم القرآن'' نے اس کے مدعا کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ترجمہ کیا ہے: ''آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے، غلام قاتل ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے، اور عورت اِس جرم کی مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے۔''

آیت کے اس مفہوم کی روشنی میں اب وہ تعلیم بھی جان لی جا سکتی ہے جو اس کے ذریعے سے اُس وقت کے عرب معاشرے کو دینا پیش نظر ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ عربوں میں اس طرح کے معاملات میں بہت زیادہ تجاوز پایا جاتا تھا اور اس کے پیچھے اُن کے بعض جاہلی نظریات، گروہی تعصبات، اُن کی رعونت اور نخوت اور حد سے بڑھے ہوئے جذبات ہوا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر اُن کا کوئی غلام قتل کر دیا جاتا تو وہ کہتے کہ اس کے بدلے میں ہم دوسروں کا آزاد شخص قتل کریں گے یا ہمارا ایک مارا گیا ہے تو ہم دشمنوں کے سو آدمی مار دیں گے۔ ایک صورت یہ بھی ہوتی کہ اگر دوسرے قبیلے کے غلام نے اُن کے آزاد فرد کو قتل کر دیا ہے تو وہ اس کے

۲۔ اور مزید یہ کہ ایسا کرنے سے یہ حکم انصاف کے بجائے سراسر ظلم ہو جاتا اور قرآن کی آیت 'النَّفْسَ بِالنَّفْسِ' (المائدہ ۵: ۴۵) کے بھی بالکل خلاف قرار پاتا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بدلے میں کسی آزاد فرد ہی کو قتل کر دینا چاہتے جو اُن کے خیال میں مقتول کا ہم رتبہ اور قدر و منزلت میں اس کے برابر ہوتا۔ اور اگر صورت حال یہ ہوتی کہ وہ لوگ مقتول کے بجاے قاتل کے والی ہوتے اور اُن کے آزاد نے دوسروں کا کوئی غلام مار دیا ہوتا تو وہ اُس آزاد کو حوالے کرنے پر ہرگز تیار نہ ہوتے اور کہتے کہ تم اپنے غلام کے بدلے میں ہمارا بھی کوئی غلام قتل کر ڈالو۔ تجاوز کی ان تمام صورتوں میں بنیادی طور پر دو طرح کی ناانصافیاں پائی جاتی تھیں: ایک یہ کہ قاتل کے بجاے کسی اور کو قتل کر دیا جائے اور دوسرے یہ کہ اس نوع کے سب معاملات کو رتبہ اور حیثیت کے لحاظ سے طے کیا جائے۔ اس تناظر میں مذکورہ آیت کو دیکھ لیا جا سکتا ہے کہ اس نے کس خوب صورتی سے اس ظلم و عدوان کا یہ کہتے ہوئے خاتمہ کر دیا ہے کہ جس شخص نے قتل کیا ہے، وہ کسی بھی حیثیت کا مالک ہو، آزاد ہو یا غلام، حتیٰ کہ کوئی عورت ہو[3]، بدلے میں اُسی کو قتل کیا جائے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳۔ آیت میں آزاد اور غلام، دونوں کا ذکر ہوا ہے، مگر عورت کے ساتھ مرد کا ذکر نہیں ہوا۔ بارہا خیال ہوتا ہے کہ اس سے یہاں ''حتیٰ کہ'' کا معنی پیدا کرنا مقصود ہے، یعنی زنا اور چوری کی سزاؤں کی طرح یہاں بھی واضح کر دینا پیش نظر ہے کہ قصاص کے اس معاملے میں عورتوں کو بھی کوئی رعایت حاصل نہیں ہے۔

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website) please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"